کیسا قیامت خیز یہ منظر زینب نے دیکھا
سر بھائی کا زیر خنجر زینب نے دیکھا

عون محمد اکبر و اصغر اور بھائی عباس
مارے گئے دوپہر میں سارے کوئی نہیں ہے پاس
تنہا ہے زہرا کا دلبر زینب نے دیکھا

خیمے سے شبیر جو نکلے پڑھ کے سلام آخر
زینب نے شہ کے گھوڑے کی تھامی لگام آکر
مقتل میں جاتے ہے سرور زینب نے دیکھا

ٹیکری سے زینب نے نظر کی جب سوئے میداں
دیکھا بیٹھے ہیں زخموں سے چور شہ ذی شاں
مارتے ہیں سب تیر اور پتھر زینب نے دیکھا

مؤمنو ایک لمحہ کو سوچو کیسی وہ ساعت تھی
پسلیاں ٹوٹ گئی مولی کی کیسی قیامت تھی
شمر نے جب تھی ماری ٹھوکر زینب نے دیکھا

شہ نے کہا اے ظالم بس اِک گھونٹ پلا پانی
ہائے مگر شبیر کی اُسنے بات نہیں مانی
خشک گلے پر پھیرا خنجر زینب نے دیکھا

شمر اُٹھا سینے سے شہ کے شہ نے کیا سجدہ
امت کی بخشش کے خاطر آخری تھا سجدہ
تن سے کیا ظالم نے جدا سر زینب نے دیکھا

زینب نے یہ ظلم بھی دیکھا دیدۂ مضطر سے
کتنی تھی ظالم کو عداوت سبطِ پیمبر سے
روندتے تھے لاشے کو لشکر زینب نے دیکھا

بولی بہن اے بھیّاّ میرے سر پہ نہیں چادر
لا کے کہاں سے دوں میں کفن اے ماں جائے دلبر
جسم کہیں ہیں سر ہیں کہیں پر زینب نے دیکھا